ابو عبداللہ عبدالرحیم روزی (ایم اے عربی)
پنجاب یونیورسٹی، فاضل مدینہ یونیورسٹی

باب الفتاوی

(۱) خاندانی منصوبہ بندی

شریعت، فطرت اور مفادات امت کے خلاف ہے!

درج ذیل مضمون سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ تعالیٰ مفتی اعظم سعودیہ عربیہ کا ہے جسے آپ نے اردن کے مفتی اعظم کی طرف سے منصوبہ بندی کے حق میں اور گورنمنٹ پالیسی کی حمایت میں جاری شدہ فتوے کے رد میں تحریر کیا تھا۔ افادۂ عام کے پیش نظر اردو ترجمہ نذر قارئین ہے۔

اے محترم قاری! خاندانی منصوبہ بندی جائز ہونے کے متعلق مفتی صاحب نے جن دلائل کا سہارا لیا ہے اور گورنمنٹ کی پالیسی سے اتفاق کرنے کی سعی کی ہے۔ ان سے جب بندہ آگاہ ہوا تو معلوم ہوا کہ جناب موصوف نے درج ذیل امور سے اپنا موقف ثابت کیا ہے۔

ا۔ قوله تعالىٰ: وليستعفف الذين لا يجدون نكاحاً حتى يغنيهم الله من فضله (النور:33)

ترجمہ: اور جن کو شادی کی قدرت نہ ہو تو وہ پاکدامنی کو اختیار کئے رہیں، یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)

ب۔ حدیث:۔ يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء (متفق علیہ)

ترجمہ "اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جسے شادی کی استطاعت ہو اسے چاہئے کہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزے

رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے ڈھال ہے۔

ج۔ اور وہ احادیث' جن میں عزل کی اجازت ہے (عزل کہتے ہیں انزال کے قریب مادہ تولید کو نکال باہر کرنا۔ (مقبول الرحمان)

یہ وہ امور ہیں جن سے مفتی صاحب نے سہارا لیا ہے۔ یہاں پر ایک اور معاملہ ہے جسے موصوف نے اپنے فتوی کے لئے تمہید بنایا ہے۔ کہ "ہر جگہ میں آبادی میں حیرت انگیز اضافہ دنیا والوں کے لئے باعث خوف و پریشانی بنی ہوئی ہے اور ماہرین آبادی اسے ہلاکت خیز اور سنگین نتائج کا پیش خیمہ تصور کرتے ہیں۔ جب گورنمنٹ اس نوع کی پالیسی اختیار کرتی ہے تو عوام پر اس پر عملدر آمد کرنا فرض بنتا ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ میں دورائے نہیں کہ حکومت کے اصحاب حل و عقد جب کسی کمزور نقطہ نظر کو اپناتا ہے تو وہ واجب العمل ٹھہرتا ہے۔"

کوئی صاحب بصیرت انسان' مفتی صاحب کے بیان کردہ وجوہات اور علتوں پر غور و فکر کرے تو اس پر بالکل عیاں ہو گا کہ جناب والا نے تنکے کا سہارا لیا ہے۔ کیونکہ آپ کے بیان کردہ دلائل میں سے ایک بھی کار آمد و سود مند نہیں۔ بلکہ ان دلائل کا موصوف کے ٹارگٹ و مدعا سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

سارت مشرقة وسرت مغرباً شتان مابين مشرق و مغرب

ترجمہ: وہ مشرق کی طرف چلی گئی اور تو مغرب کی طرف چلا گیا ہے۔ کہاں مشرق اور کہاں مغرب؟

آیت کریمہ جسے مفتی صاحب نے اپنی تائید میں پیش کی ہے' اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "وانكحوا الا يامى منكم والصالحين من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله والله واسع عليم" (النور:32)

اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو! اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں۔ اگر وہ مفلس ہوں تو اللہ ان کو اپنے فضل سے خوشحال کر دے گا اور اللہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ (ترجمہ فتح محمد جالندھری)

اللہ تعالیٰ نے تو نکاح کا حکم دیتے ہوئے شادی کرنے والے کو کشادگی رزق کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لئے شادی کرنے پر حوصلہ افزائی ہے۔ اس لئے

اس ذات علام نے "واللہ واسع علیم" سے آیت کو ختم کیا ہے۔ کہ وہ کشادہ رزق والا اور بندوں کے حالات پر آگاہی رکھنے والی ذات ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اس بے روزگار و بے آسرا شخص کو پاکدامن و پاکباز رہنے کا حکم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مالدار ہو جائے تو شادی رچالے۔ اب ہوش کے ناخن رکھنے والا دیکھ لے کہ آیت کریمہ میں جزوقتی یا مکمل فیملی پلاننگ کی دلیل کدھر ہے؟

حافظ ابن کثیر ان دونوں آیتوں کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ: یہ آیت "وانکحوا الایامیٰ منکم" شادی کا حکم ہے۔ بعض علماء کرام، شادی پر قدرت رکھنے والوں پر شادی کرنے کو واجب سمجھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: اے جوانوں کی جماعت! جو تم میں شادی کی وسعت رکھتا ہو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو شخص طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے! کیونکہ یہ شہوت کو کم کرتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا "تزوجوا توالدو اتنا سلوا فانی مباہ بکم الامم یوم القیامہ" (رواہ اصحاب السنن) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ" کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شادی کرنے کے بابت ترغیب دی ہے اور یہ حکم آزاد و غلام سب کو ہے اور انہیں بے نیاز کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اطیعوا اللہ فیما امرکم بہ من النکاح ینجزلکم ما وعدکم بہ من الغنی (راوہ ابن ابی حاتم) ترجمہ "لوگو! اللہ تعالیٰ کا تمہیں شادی کرنے کے حکم میں اطاعت کیا کرو۔ وہ تم کو بے نیاز کرنے کا کیا ہوا وعدہ نبھائیں گے۔ اور حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں "التمسوا الغنی فی النکاح" شادی کر کے مالدار ہو جاؤ۔ اللہ فرماتے ہیں "ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ" اگر وہ تنگدست ہیں تو اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے بے نیاز کر دے گا۔ (تفسیر طبری:12/18) اور حدیث نبوی ہے: "ثلاثہ حق علی اللہ عونہم الناکح الذی یریدالعفاف والمکاتب الذی یرید الاداء والغازی فی سبیل اللہ" (رواہ الترمذی والنسائی)

ترجمہ: "تین اشخاص کی امداد اللہ پر لازم ہے ایک وہ جو زنا سے بچنے کی غرض سے نکاح کا ارادہ کرے دوسرا مکاتب جو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ترجمہ مقبول الرحمان) اور رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اس آدمی کی شادی کراتے ہیں جسے اپنی شلوار کے علاوہ لوہے کی انگوٹھی تک بھی نہیں ملی تھی، اس کے باوصف آپ اس عورت کو اس آدمی کے عقد میں

دے دیتے ہیں اور حق مہر کے عوض میں قرآن کریم کی چند سورتیں سکھانے کی تلقین کرتے ہیں۔
(تفسیر القرآن ابن کثیر:383/3)

ذکر کردہ دلائل اور حافظ ابن کثیر کی عبارتوں سے محترم قاری کے سامنے یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی اور صحیح مفہوم و معنی سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی اور یہ بھی جان لے گا کہ یہ دونوں آیات تو شادی کی مشروعیت' اور فرضیت پر دلالت کرتے ہوئے اس کام پر برا گیختہ کرتی ہیں۔ کیونکہ شادی سے بڑی حکمتیں' اور مفادات وابستہ ہیں کہ انسان اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور شرمگاہ محفوظ رکھتا ہے نظریں نیچی رکھتا ہے اور نسل بڑھاتا ہے اب ان دونوں آیات سے فیملی پلاننگ کے جواز پر استدلال کرنا تو نہایت انوکھا ہے اور جادۂ حق سے بھٹکنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث بھی شادی کرنے کی فضیلت' حکمت و فلسفہ بیان کرتی ہے اور روزہ رکھنے کا حکم دیتی ہے کیونکہ یہ شیطان سے محفوظ رہنے کا ایک اہم گر ہے۔

باقی رہ گیا احادیث عزل سے فیملی پلاننگ کا جواز نکالنا' تو جان لو! یہ استدلال بھی گزشتہ دیگر نصوص سے استدلال کرنے کی طرح نہایت ہی بودا اور کھوکھلا ہے اور شریعت مطہرہ کے اغراض و مقاصد سے کوئی میل نہیں رکھتا کیونکہ عزل کا طریقہ صرف اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب خاوند بیوی دونوں کو اس کی ضرورت محسوس ہو مثلاً بیوی بیمار ہو یا گود میں بچہ ہو اور وہ حمل ٹھہرنے سے دودھ پیتے بچے کو نقصان پہنچنے سے ڈرتی ہو۔ اس میں زیادہ سے زیادہ حمل کو تاخیر کرنا ہوتا ہے' نہ کہ یہ ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے۔ بلکہ محدود وقت تک کے لئے ہے۔ پھر ترک کیا جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ کار علماء عظام کے صحیح رائے کے مطابق جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں نیز عزل سے یہ لازم نہیں کہ حمل نہ ٹھہرے بلکہ گاہے بگاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ قدرت اپنا کرشمہ دکھاتی ہے اور مادۂ تولید رحم مادر تک پہنچ ہی جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ امید سے ہوتی ہے۔ اس بات کی طرف رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اشارہ کرتے ہیں لیست نفس مخلوقة الا الله خالقها" (جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی:194/2 باب العزل) نیز فرماتے ہیں لیس من کل الماء یکون الحمل (صحیح مسلم) کہ تمام پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا۔

اب معاملے میں اچھی طرح چھان پھٹک کرنے والا اور خود غرضی و مفاد پرستی کے اسباب سے دور رہنے والا صاحب فکر و نظر دیکھے کہ احادیث عزل میں خاندانی منصوبہ بندی کا جواز کدھر ہے؟ اللہ

تعالیٰ ہم سب کو حقیقت کے تہ میں پہنچنے کی توفیق دے اور کج فہمی و کجروی سے محفوظ رکھے۔ اگر کوئی خرد مند آدمی ہمارے بیان کردہ اور اہل علم سے ذکر کردہ منقولات پر روشن دماغی سے غور و فکر کرے تو وہ اچھی طرح جان لے گا کہ خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کو جائز قرار دینے کا نعرہ' شریعت مطہرہ کا عین مخالف ہے۔ جو کہ تمام مفادات کی تحصیل اور تمام برائیوں کی بیخ کنی کرنے کے لئے آئی ہے۔

نیز یہ پروگرام انسانی فطرت کے بھی منافی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نسل بڑھانے اور اولاد سے الفت و محبت کرنے کو ان کی گھٹی میں ڈال دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ازواج و اولاد کو زیب و زینت قرار دیتا ہے "واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً و جعل لکم من ازواجکم بنین و حفدۃ و رزقکم من الطیبات (النحل:72) ترجمہ: اور اللہ ہی نے تم میں سے تمہارے لئے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں! (جالندھری) نیز فرمایا: المال و البنون زینۃ الحیاۃ الدنیا (الکہف:46) مال و اولاد حیات زندگانی کی زیب و زینت ہیں۔ نعمت عقل و تمیز سے بہرہ ور انسان اس مقام پر غور و فکر اور سوچ بچار سے کام لے تو وہ سمجھ پائے گا کہ خاندانی منصوبہ کی صدا بلند کرنا امت اسلامیہ کے عظیم تر مفادات پر کلہاڑا چلانا ہے کیونکہ افرادی قوت امت کی لافانی طاقت اور رعب و دبدبہ کے اسباب و عوامل میں سے ہے۔ اس کے برعکس یہ پروگرام امت کی طاقت کو مہمیز لگاتا ہے۔ جس سے امت کو کمزوری کا سامنا ہو گا۔ اس کا بھیانک نتیجہ یہ نکلے گا کہ روئے زمین سے امت کی طاقت اور ہیبت کلی طور پر فنا ہو کر رہ جائے گی۔

مفتی صاحب کی چھٹی حس' دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی پر بیدار ہونا اور کسی خطرے کی الارم دینا' اور ماہرین آبادی کا حالات کی نزاکت سے عوام کو ڈرانا کہ بڑھتی ہوئی عالمی آبادی کسی بلائے ناگہانی کا پیش خیمہ ہو گا۔ یہ تو ایک ایسا واہمہ و مفروضہ ہے جو کسی دانا و بینا آدمی کے لئے زیب نہیں دیتا کہ انہیں اساس بنا کر خلاف شرع ان پر عمارت کھڑی کر کے احکامات معلق کرے! حالانکہ تمام امور غیب کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ وہی ذات ابتدائے آفرینش سے لیکر اب تلک ہر ذی روح کو خوراک' روزی فراہم کرتا آیا ہے۔ وہی ہمہ مخلوقات کا پالن ہار ہے۔ اس کی صدا تو یہ ہے ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین (الذاریات:58) اللہ ہی تو رزق دینے والا زور آور اور مضبوط ہے۔

(جالندھری) اور فرمایا "وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها" (ھود:6) اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ اور ارشاد ہے: و کاین من دابة لا تحمل رزقها الله یرزقها و ایاکم و هوالسمیع العلیم (العنکبوت:60) اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے کئی احادیث کے ذریعے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم مادر میں بچہ پیدا کرتا ہے تو مقررہ فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس بچے کا رزق' عمر' اور اس کا عمل تحریر میں لاؤ! لہٰذا تمام کائنات کو اپنا اپنا نصیب' دانہ و پانی مل کے رہے گا۔ پس یہ کیونکر مناسب ہے کہ تنگی رزق کے خوف سے خاندانی منصوبہ بندی کی اجازت دی جائے یا اسے مستحسن قرار دیا جائے!! حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو رزق بہم پہنچانے کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر دسترس رکھنے والا ہے۔ اگر دنیا کی آبادی بڑھ جاتی ہے تو پیداوار اور رزق کے اسباب بھی بڑھ گئے ہیں اور یہ ہر جگہ میں مشاہدہ ہے۔ عہد رفتہ کے مقابلے میں آج تمام ذریعہ معاش وسائل اور سہولتیں بھی میسر ہیں۔ اور یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی حکمت و دانائی' کمال قدرت' اور اپنے بندوں کی مصلحت و مفادات کا خیال رکھنے کا بین ثبوت ہیں۔

پھر یہ پروگرام بندے کا اپنے مشفق و مہربان پروردگار کی بابت بداعتقادی' اور برے گمان کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی باتوں پر یقین کا جنازہ نہیں نکلا تو اور کیا ہوا ہے؟ کیا اسی کو توکل کہیں گے؟ کیا اس قسم کا بزرجمہر طبقہ ان کافروں سے مشابہت اختیار نہیں کر رہا جو اپنی اولاد کے فقر و فاقہ کے خوف سے ان کے معصوم خون سے ہولی کھیلتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی اولاد کو قتل کرنے سے ببانگ دہل منع فرمایا ہے "ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم و ایاکم ان قتلهم کان خطئاً کبیراً (الاسراء:31) اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔

مفتی صاحب کا حکومت کی فیملی پلاننگ پالیسی کو واجب العمل قرار دینا جگ ہنسائی' مضحکہ خیزی اور رلانے والی باتوں میں سے ہے۔ اور گورنمنٹ کے صاحب حل و عقد جب کسی کمزور رائے کو اپنائیں تو اسے قبول کرنے کو واجب قرار دینا تو واضح باطل ہے۔ اس لئے کہ حکومت کی اچھی اور شریعت سے ہم آہنگ سکیموں میں ساتھ دی جاتی ہے اور مجوزہ پروگرام شرع اسلام' مصلحت امت

اور عقل سلیم سب کے منافی ہے۔ اب بتائیے! کہ کیونکر حکومت کی اندھی تقلید اور تائید کی جا سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ولا یعصینك فی معروف (الممتحنۃ:12) اور نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی۔ اور یہ تو اظہر من الشمس عیاں ہے کہ حضور علیہ السلام کبھی برائی کا حکم نہیں دیں گے۔ بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ امت کو آگاہ کرتے ہوئے بتا دیا جائے کہ حکمرانوں کی صرف اس صورت میں فرمانبرداری کی جائے گی جب وہ خیر و بھلائی کا حکم دیں! ارشاد نبوی ہے: لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق (اخرجہ احمد وغیرہ بسند قوی)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتے ہوئے مخلوق کی فرمانبرداری نہیں۔ اور ارشاد ہے انما الطاعة فی المعروف اطاعت تو صرف بھلے کاموں میں ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم) اس موضوع پر بہت سی احادیث موجود ہیں، لیکن ہم "العاقل تکفیه الاشارة" کافی سمجھتے ہوئے مختصر کلمات میں حق بات کو عیاں کرنا، گڈمڈ گرہوں کو کھولنا اور تمام مسلمانوں کے لئے بھلائی و بہتری چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو علم و معرفت ہمیں عطا فرمائے ہیں اسے چار سو اپنے بندوں تک پہنچانے کے خواہاں ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانان عالم کو اس کی رضا مندیوں تک پہنچ پانے کی توفیق دے۔ اور اپنے دین کی سمجھ عطا کر کے اس پر ثابت قدم رکھے! اور گمراہ کن امتحانوں، آزمائشوں اور شیطان کی چالوں سے محفوظ رکھے! وہ ذات ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ اپنے محبوب بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہل بیت و صحابہ عظام سب پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے! والسلام

عبدالعزیز بن باز

نقلاً من مختارات من مجموع فتاویٰ و مقالات متنوعة